السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا ہمارے دین اسلام کی تعلیمات کا اصل ماخذ قرآن، سنت اور اجماع ہے؟ (محمد نعیم، نیو خانپور

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں! دین اسلام کے اصل ماخذ تین ہیں:

1 کتاب اللہ یعنی قرآن مجید۔

2 سنت یعنی حدیث۔

3 اجماع اُمت۔

(دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو جلد 1 عدد: 1 ص 4)

(ایک حدیث میں لزوم جماعت کا ذکر بھی آیا ہے۔ (مسند احمد 5/183 ح 21590 وسندہ صحیح الحدیث حضرو: 74 ص 5

لزوم جماعت کی تشریح میں امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 204ھ) نے فرمایا:

"وأمرُ رسول اللہ بلزوم جماعة المسلمين مما يُحتج به في أن إجماع المسلمين -إن شاء اللہ لازم"

(اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم: لزوم جماعت المسلمین سے حجت پکڑی جاتی ہے کہ ان شاء اللہ مسلمانوں کا اجماع لازم (یعنی حجت) ہے۔ (کتاب الرسالہ ص 403 فقرہ: 1105"

(نیز دیکھئے صحیح ابن حبان (الاحسان: 6205 دوسرا نسخہ: 6233

ایک حدث میں آیا ہے:

"لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ أُمّتی عَلَی ضَلَالَةٍ أَبَدًا، وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ"

(اللہ میری اُمت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت (اجماع) پر ہے۔ (المستدرک ج 1 ص 116 ح 399 عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسندہ صحیح"

حاکم نیشاپوری نے اس حدیث سے اجماع کا حجت ہونا ثابت کیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَنْ تَجْتَمِعَ أُمّتی عَلَی الضَّلَالَةِ أَبَدًا، فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ"

"میری اُمت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، لہذا تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 12 ص 447 ح 13623 وسندہ حسن)

اجماع اتفاق کو کہتے ہیں۔

دیکھئے تاج العروس (ج 11 ص 75) القاموس المحیط (ص 917) المعجم الوسیط (1/135) اور القاموس الوحید (ص 280) وغیرہ۔

امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 277ھ) نے فرمایا:

"واتفاق اَہل الحدیث علی شیء یکون حجۃ"

(اور اہل حدیث کا کسی چیز پر اتفاق کرلینا حجت ہوتا ہے"(کتاب المراسیل ص 192

امام ابوعبید القاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ نے آدھے یا چوتھائی سر کے مسح کی توقیت (تعین وحد بندی) کے بارے میں فرمایا : "یہ جائز نہیں ہے الا یہ کہ اس کا علم کتاب، سنت یا اجماع میں ہو۔ (کتاب الطھور ص 124 تحت ح 334)

معلوم ہوا کہ امام ابوعبید اجماع کو حجت سمجھتے تھے۔

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اجماع کا معنی یہ ہے کہ احکام میں سے کسی حکم پر مسلمانوں کے علماء جمع ہوجائیں اور جب کسی حکم پر اُمت کا اجماع ثابت ہوجائے تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ علماء کے اجماع سے باہر نکلے کیونکہ اُمت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی، لیکن بہت سے مسائل میں بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اجماع ہے، حالانکہ ان میں اجماع نہیں ہوتا بلکہ (اس کے مخالف) دوسرا قول کتاب وسنت میں زیادہ راجح ہوتا ہے۔ (مجموع فتاویٰ ج20ص 10)

امام عبداللہ بن المبارک المروزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 181ھ) نے فرمایا:

"اجماع الناس علی شیٔ اوثق فی نفسی من سُفیانْ، عَن مَنصُورٍ، عَن اِبرَاہِیمَ، عَن عَلقَمَۃَ، عَن عَبدِاللہِ"

لوگوں کا کسی چیز پر اجماع میرے نزدیک سفیان (الثوری) عن منصور (بن المعتمر) عن ابراہیم (النخعی) عن عقلمہ (بن قیس) عن عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔ (الکفایہ للخطیب ص 434" وسندہ حسن)

معلوم ہوا کہ امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ اجماع کو زبردست حجت سمجھتے تھے۔ حافظ محمد عبداللہ غازیپوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1337ھ) ایک مشہور اہل حدیث عالم نے بھی اجماع اُمت کا حجت ہونا تسلیم کیا ہے۔

(دیکھئے ابراء اہل الحدیث والقرآن (ص 32) اور الحدیث حضرو: 1ص 4

یادرہے کہ کتاب وسنت کا وہی مفہوم معتبر ہے جو سلف صالحین اور علمائے اہل سنت سے بلااختلاف ثابت ہے اور ادلہ ثلاثہ کی غیر موجودگی میں اجتہاد (مثلاً آثار سلف صالحین سے استدلال وغیرہ) جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل-صفحہ76

محدث فتویٰ